قطع الماء فی کربلاء
ان الحسین مصباح الہدیٰ
امام حسین علیہ السلام
اور ان کے رفقاء پر پانی کی بندش
تالیف و تحقیق
محمد سلیم الحسینی

مقدمہ

فی زمانہ ناصبیت دن بدن نئے نئے رنگ دکھارہی ہے اور پینترے بدل بدل کراہلبیت اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خلاف زبان درازی کا ارتکاب اوران پے کیے گئے جوروجفا کا انکار کررہی ہے تاکہ ذریت ابنِ زیاد اپنے روحانی والد یزید (لعنۃ اللہ علیہ) کو بچاسکے۔

ان کی ناکام کوششوں میں ایک اور جرأت کا اضافہ ہوا ہے وہ یہ کہ انہوں نے امام حسین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اوران کے رفقاء پرڈھائے جانے والے مظالم کا انکار کرنا شروع کردیا ہے ان میں ایک یہ کہ کربلاء میں پانی کی بندش نہیں ہوئی تھی یہ سب روافض کی گھڑی ہوئی باتیں ہیں اس کتاب میں ہم ان کو اہلسنت مصادر میں سے پانی کی بندش کے حوالے سے دلائل فراہم کریں گے تاکہ مبغضان کو اللہ ہدایت دے اور ہم کو رب العالمین اہلبیت اطہار علیہم السلام پرڈھائے جانے والے ظلم کی حقیقت بیان کرنے پر اجر دے۔

طالب دعا : صدائے نجف

محمد سلیم الحسینی۔

محبتِ اہلبیت اطہار علیہم السلام کی فرضیت

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا :

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى.

(الشوری، 42 : 23)

''فرما دیجیے : میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (میری) قرابت داروں سے محبت (چاہتا ہوں)''۔

۞ اہلِ قرابت کون ہیں ؟ ۞

اہل بیت کی عظمت وشان میں بہت سی آیات ہیں، مگر اُن کی محبت کا ہم پر فرض ہونا مذکورہ آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے اس آیت میں جن کی محبت فرض کی گئی ہے وہ قرابتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

حضرت سعید ابن جبیر رضی اللہ عنھما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضور علیہ السلام سے پوچھا گیا :

يَارَسُوْلَ اﷲِ، مَنْ قَرَابَتُكَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ : عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَوَلَدَاهَا.

(أخرجه ابن أبي حاتم الرازي في تفسيره، 10 / 3276، الرقم /18473)

''یارسول اﷲ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ کی قرابت والے وہ کون لوگ ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : علی، فاطمہ، اور اس کے دونوں

امام احمد بن حنبل روایت فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

لَمَّا نَزَلَتْ : {قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی} (الشوریٰ، 42/23)، قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، وَمَنْ قَرَابَتُکَ ہٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ وَجَبَتْ عَلَیْنَا مَوَدَّتُھُمْ ؟ قَالَ : عَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ وَابْنَاھُمَا.

(احمد بن حنبل، فضائل الصحابۃ، 2 : 669، رقم : 1141)

''جب مذکورہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا : یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اہل قرابت سے کون لوگ مراد ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے علیہم الصلوٰۃ والسلام ''۔

یہی معنی حضرت ابوالعالیہ التابعی، سعید بن جبیر، ابواسحاق، عمرو بن شعیب، امام ترمذی، امام احمد بن حنبل، امام حاکم، امام بزار، امام طبرانی الغرض کتب احادیث اور کتب تفسیر میں کثرت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

اس آیت کریمہ کی جملہ تفاسیر پڑھنے کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی کتاب ''القول فی القرابۃ'' کا مطالعہ کریں۔ اِس کتاب میں تمام اقوال تفسیری بھی درج ہیں اور ان کی تائید میں تمام احادیث بھی بیان کی گئی ہیں۔

آقا علیہ السلام نے فرمایا : اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ مِنْ نِعَمِہٖ۔ وَاَحِبُّوْنِی بِحُبِّ اللّٰہِ۔ وَاَحِبُّوْا اَہْلَ بَیْتِی لِحُبِّی.

(جامع ترمذی، ابواب المناقب، 5 : 664، رقم : 3789)

یعنی اللہ سے محبت کرو اِس وجہ سے کہ اُس نے تمہیں بے شمار نعمتوں سے مالا کیا اور مجھ سے محبت کرو اللہ عزوجل کی محبت کی خاطر اور میری اہلبیت (علیہم السلام) سے محبت کرو میری محبت کی خاطر۔

حضور ﷺ کی محبتِ اہلبیت اطہار کے بارے میں وصیت

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ خَلِيْفَتَيْنِ : كِتَابَ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. أَوْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : بے شک میں تم میں دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں. ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب جو کہ آسمان و زمین کے درمیان پھیلی ہوئی رسی (کی طرح) ہے اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت اور یہ کہ یہ دونوں اس وقت تک ہر گز جدا نہیں ہوں گے جب تک یہ میرے پاس حوض کوثر پر نہیں پہنچ جاتے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم 2 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 5 / 181، الرقم : 21618، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 162.

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ : افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرَهُمْ ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً، ثُمَّ أَوْغَلَ غَدْوَةً أَوْ رَوْحَةً ثُمَّ نَزَلَ ثُمَّ هَجَرَ. ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ وَإِنِّي أُوْصِيْكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ . . . الحديث.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ : هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مکہ فتح کیا پھر طائف کا رخ کیا اور اس کا آٹھ یا سات دن محاصرہ کئے رکھا پھر صبح یا شام کے وقت اس میں داخل ہو گئے پھر پڑاؤ کیا پھر ہجرت فرمائی اور فرمایا : اے لوگو! بے شک میں تمہارے لئے تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور بے شک میں تمہیں اپنی عترت کے ساتھ نیکی کی وصیت کرتا ہوں اور بے شک تمہارا ٹھکانہ حوض ہو گا۔۔۔ الحدیث۔‘‘ اِس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم 3 : أخرجه الحاكم في المستدرك، 2 / 131، الرقم : 2559.

۞ رسول اللہ ﷺ کی اہلبیت اطہار سے بغض کا انجام ۞

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ : لَا يُبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ رَجُلٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ. (رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ)

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ہم اہل بیت سے کوئی آدمی نفرت نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں ڈال کر دیتا ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم 40 : أخرجه ابن حبان في الصحيح، 15 / 435، الرقم : 6978، والحاکم في المستدرک، 3 / 162، الرقم : 4717، والذهبي في سير أعلام النبلاء، 2 / 123، والهيثمي في موارد الظمآن، 1 / 555، الرقم : 2246.

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي سَأَلْتُ اللهَ لَکُمْ ثَلَاثًا أَنْ يُثَبِّتَ قَائِمَکُمْ وَأَنْ يَهْدِيَ ضَالَّکُمْ، وَأَنْ يُعَلِّمَ جَاهِلَکُمْ، وَسَأَلْتُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَکُمْ جُوَدَاءَ نُجَدَاءَ رُحَمَاءَ، فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ، فَصَلَّی وَصَامَ ثُمَّ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ دَخَلَ النَّارَ. (رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاکِمُ : هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : اے بنو عبد المطلب بے شک میں نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے دس چیزیں مانگی ہیں پہلی یہ کہ وہ تمہارے قیام کرنے والے کو ثابت قدم رکھے اور دوسری یہ کہ وہ تمہارے گمراہ کو ہدایت دے اور تیسری یہ کہ وہ تمہارے جاہل کو علم عطاء کرے اور میں نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے یہ بھی مانگا ہے کہ وہ تمہیں سخاوت کرنے والا اور دوسروں کی مدد کرنے والا اور دوسروں پر رحم کرنے والا بنائے پس اگر کوئی رکن اور مقام کے درمیان دونوں پاؤں قطار میں رکھ کر کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور پھر (وصال کی شکل میں) اللہ سے ملے درآنحالیکہ وہ اہل بیت سے بغض رکھنے والا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔''

الحديث رقم 41 : أخرجه الحاکم في المستدرک، 3 / 161، الرقم : 4712، والطبراني في المعجم الکبير، 11 / 176، الرقم : 11412، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 171.

۞ علی علیہ السلام اور شیعانِ علی کا مقام ۞

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ

ترجمہ : " جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے یقیناً یہی لوگ مخلوقات میں بہترین ھیں " (سورہ البینۃ آیت 7)

✍️ جب یہ آیت نازل ھوئی تو رسول اللہ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے امام علی ابنِ ابی طالب علیہما السلام سے فرمایا : ھو انت وشیعتک تاتی انت وشیعتک یوم القیٰمۃ راضین مرضیین ۔ "بہترین مخلوقات آپ اور آپ کے شیعہ ھیں روز قیامت آپ اور آپ کے شیعہ اللہ سے راضی ھوں گے اور اللہ آپ اور آپ کے شیعوں سے راضی ھوگا"

1 : الصواعق المحرقہ، ص 542 : 2 : شواہد التنزیل، جلد 2 ، ص 473 : 3 : تفسیرِ طبری، ص 556 :

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ : أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ حَشَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُوْدِيًّا فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى قَالَ : وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ. أَيُّهَا النَّاسُ، احْتَجَرَ بِذَلِکَ مِنْ سَفْکِ دَمِهِ وَأَنْ يُؤَدِّيَ الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُوْنَ. مُثِّلَ لِي أُمَّتِي فِي الْبَطْنِ فَمَرَّ بِي أَصْحَابُ الرَّايَاتِ فَاسْتَغْفَرْتُ لِعَلِيٍّ وَشِيْعَتِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ہم سے مخاطب ہوئے پس میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا : اے لوگو! جو ہمارے اہل بیت سے بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت یہودیوں کے ساتھ جمع کرے گا تو میں نے عرض کیا : یا رسول اللہ! اگرچہ وہ نماز، روزہ کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور اپنے آپ کو مسلمان گمان ہی کیوں نہ کرتا ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا : (ہاں) اگرچہ وہ روزہ اور نماز کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور خود کو مسلمان تصور کرتا ہو، اے لوگو! یہ لبادہ اوڑھ کر اس نے اپنے خون کو مباح ہونے سے بچایا اور یہ کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں درآنحالیکہ وہ گھٹیا اور کمینے ہوں پس میری امت مجھے میری ماں کے پیٹ میں دکھائی گئی پس میرے پاس سے جھنڈوں والے گزرے تو میں نے حضرت علی اور ان کے شیعہ (گروہ) کے لئے مغفرت طلب کی۔

الحدیث رقم 43 : أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، 4 / 212، الرقم : 4002، والذهبي في ميزان الإعتدال، 3 / 171، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 172.

امام حسین علیہ السلام اوران کے اصحاب پرپانی کی بندش

قرآنی استدلال وحدیثی ماخذ سے اہلبیت اطہار علیہم السلام کی مودت ومحبت کی ضرورت واہمیت اوران سے بغض کاانجام بیان کرنے کے بعداب ہم آتے ہیں ان دلائل کی جانب کہ سرزمینِ کربلاء میں امام حسین علیہ السلام اوران کے رفقاء پر پانی بندکیاگیا۔

وماأن حلّ اليوم السابع من المحرم حتى كتب ابن زياد الى ابن سعد : «أنْ حُل بين الحسين وأصحابه وبين الماء ، فلايذوقوامنه قطرة». فبعث عمر بن سعد في الوقت عمرو بن الحجّاج في خمسمئة فارس ، فنزلوا على الشريعة وحالوا بين الحسين وأصحابه وبين الماء ، ومنعوهم أن يستقوا منه قطرة

جیسے ہی محرم الحرام کاساتواں دن آیا، ابن زیادنے عمروابن سعدکولکھا : " حسین (علیہ السلام) اوران کے اصحاب اورپانی کے درمیان کوئی حائل ہوجاؤتاکہ وہ اس کاایک گھونٹ تک نالے سکیں۔" پھرعمربن سعدنے عمروبن الحجاج کو پانچ سوگھڑسواروں کے ساتھ بھیجاتوانھوں نے امام حسین علیہ السلام اوران کے ساتھیوں کوپانی لینے سے روک دیاتاکہ وہ پانی کاایک قطرہ تک لے سکیں۔

أبو حنيفه أحمد بن داوود الدينوري ، الأخبار الطوال ، ص255؛ أحمد بن يحيى البلاذري ، أنساب الأشراف ، ج3 ، ص180؛ الطبري ، صفحة 412

یزیدیوں کی امام حسین علیہ السلام کو دھمکی

ابنُ الأثیر فی کتابہ الکامل فی التاریخ قال : (.. ثم کتبَ إلی عمر یأمرہ أنْ یعرض علی الحسین بیعۃ یزید .. وأن یمنعہ ومَن معہ الماء فأرسل عمر بن سعد عمرو بن الحجاج علی خمسمائۃ فارس فنزلوا علی الشریعۃ وحالوا بین الحسین وبین الماء، وذلک قبل قتل الحسین بثلاثۃ أیام .. ونادی عبداللہ بن الحصین الإزدي : یا حسین أما تنظرُ إلی الماء کأنّہ کبد السماء واللہ لا تذوقُ منہ قطرۃً حتی تموت عطشًا .)

ابن الاثیر نے اپنی کتاب الکامل فی تاریخ میں بیان کیا : پھر اس نے (ابنِ زیاد) عمر وابنِ سعد کو لکھا کہ وہ امام حسین علیہ السلام کو یزید کی بیعت کرنے کا حکم دے۔ انہیں اور ان کے ساتھ والوں پر پانی بند کردے، چنانچہ عمر بن سعد نے عمرو بن الحجاج کو پانچ سو سواروں سمیت بھیجا، پھر وہ فرات کنارے اترے اور امام حسین علیہ السلام اور پانی کے درمیان پڑاؤ ڈال دیا، اور یہ بات امام حسین علیہ السلام کی شہادت سے تین پہلے کی ہے

اور آواز دی عبداللہ بن الحصین الازدی نے کہ : اے حسین! پانی کی طرف دیکھو کیسے جوش مار رہا ہے۔ مگر اللہ کی قسم تم اس سے ایک گھونٹ بھی نا لے سکو گے حتیٰ کہ پیاسے قتل کر دیے جاؤ گے۔

الکامل فی التاریخ ج 4 / ص 56

سیدنا علی اکبر علیہ السلام اور شدّتِ پیاس

تقدّم علی الأکبر (علیہ السلام) نحو القوم فقاتل قتالاً شدیداً و قتل جمعاً کثیراً بلغ المائة وعشرین، ثم رجع إلی أبیه وقال : "یا أبت العطش قد قتلنی و ثقل الحدید قد أجهدنی، فهل إلی شربة ماءٍ من سبیل ؟" فقال له الحسین : "قاتل قلیلاً فما أسرع ما تلقی جدّک محمداً صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فیسقیک بکأسه الأوفی شربة لا تظمأ بعدها"

پہلے حملے میں حضرت علی اکبر علیہ السلام کبھی دائیں، بائیں اور کبھی قلب لشکر پر حملے کرتے تھے۔ کوئی گروہ بھی ان کے حملے کی تاب نہ لا سکتا تھا۔ کہتے ہیں اس حملے میں 120 افراد کو زمیں پر گرایا لیکن پیاس کی وجہ سے مزید حملے کی سکت نہ رہی۔ تو نئی توانائی حاصل کرنے کیلیئے امام کی طرف لوٹ آئے اور اپنی پیاس سے اپنے والد کو آگاہ کیا۔

علی اکبر کی پیاس کو دیکھ کر امام کے آنسو نکل آئے آپ نے اپنی زبان چوسائی پھر اپنی انگوٹھی علی اکبر کو دی اور کہا اسے اپنے منہ میں رکھ لیں، امید ہے کہ تم اپنے نانا محمد ﷺ سے جلد ہی ملاقات کرو گے وہ تمہیں آب کوثر سے سیراب کریں گے کہ جس کے بعد کبھی تشنگی نہ ہوگی۔

الخوارزمی، مقتل الحسین، ج 2، ص 35.

یزیدی فوج کا اہلبیت اطہار علیہم السلام پر اس وجہ سے پانی بند کرنا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر پانی بند کیا گیا تھا۔ حالانکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر پانی اہلبیت علیہم السلام نے نہیں بلکہ ان لوگوں نے بند کیا جو ان کے خلاف محاصرہ کیے ہوئے تھے اور اس کے برعکس امام علی المرتضیٰ علیہ السلام پانی پہنچانے والے تھے۔

خروج الحسين بن علي إلى الكوفة ٣٨٩

وجاء كتاب ابن زياد إلى عمر بن سعد أنْ حُلْ بين حسين وأصحابه وبين الماء فلا يذوقوا منه قطرة، كما صُنع بالتقي الزكي المظلوم، فبعث خمسمائة فارس فنزلوا على الشريعة وحالوا بين الحسين وأصحابه وبين الماء ومنعوهم أن يستقوا منه وذلك قبل قتل الحسين بثلاثة أيام، وناداه عبد الله بن حصن الأزدي: ياحسين ألا تنظر إلى الماء كأنه كبد السماء، والله لاتذوق منه قطرة حتى تموت عطشاً.

فقال الحسين: اللهم اقتله عطشاً ولاتغفر له أبداً، فمات بالعطش، كان يشرب حتى يبغر[1] فما يُروى فما زال ذاك دأبه حتى لفظ نفسه.

فلما اشتد على الحسين العطش بعث العباس بن علي بن أبي طالب وأمه أم البنين بنت حزام من بني كلاب في ثلاثين فارساً وعشرين راجلاً، وبعث معهم بعشرين قربة فجاؤوا حتى دنوا من الشريعة، واستقدم أمامهم نافع بن هلال المرادي ثم الجملي، فقال له عمرو بن الحجاج الزبيدي، وكان على منع الماء: من الرجل؟ قال: نافع بن هلال، قال: ماجاء بك؟ قال: جئنا لنشرب من هذا الماء الذي حلأ تمونا[2] عنه. قال: اشرب هنيئاً. قال: أفأشرب والحسين عطشان ومن ترى من أصحابه؟ فقال: لاسبيل إلى سقي هؤلاء، إنما وُضِعْنا بهذا المكان لنمنعهم الماء.

فأمر أصحابه باقتحام الماء ليملاؤا قربهم فثار إليهم عمرو بن الحجاج وأصحابه، فحمل عليهم العباس ونافع بن هلال فدفعوهم ثم انصرفوا إلى رحالهم وقد ملاؤا قربهم.

١ ـ بغر: شرب ولم يرو، فأخذه داء من الشرب. القاموس.
٢ ـ حلأ: منع وطرد. القاموس.

ـ ١٣١٥ ـ

عمر بن سعد کے پاس ابنِ زیاد کا خط آیا کے حسین علیہ السّلام کو ساتھیوں سمیت پانی سے دور رکھو ایک قطرہ بھی پانی مت دینا۔

جیسا کہ مظلوم حضرت عثمان کے ساتھ ہوا ہے یعنی جو حضرت عثمان پر پانی بند ہوا تھا اُس کی بات کر رہا۔۔ پہلی بات تو یہ ہے حضرت عثمان پر پانی بند کرنے والے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اولاد میں سے نہیں تھے پھر یہ ظالم کہہ رہا حسین علیہ السّلام پر بھی ویسے پانی بند کرو جیسا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر ہوا۔

پھر اِس ظالم نے ۵۰۰ سواروں کو بھیج دیا پانی پر کے امام حسین علیہ السّلام اور اُنکے ساتھیوں پر پانی بند کیا جائے۔۔

پھر عبداللہ بن حصن الازدی نے امام حسین علیہ السلام کو آواز دی اور یہ بھی صحابی ہے کہا آئے حسین علیہ السّلام تمہیں ایک قطرہ پانی بھی نہیں دیا جائے گا یہاں تک کہ آپ پیاسے فوت ہو جاؤ گے۔

کتاب انساب الاشراف جلد ۳ صفحہ ۳۸۹

کیفیتِ شہادتِ غازی عباس علیہ السلام از سنی و شیعہ علماء

غازی عباس علیہ السلام نے عمر بن سعد کی لشکر پر حملہ کیا اور فرات تک پہنچ گئے ۔ بعض مقاتل میں آیا ہے کہ عباس علیہ السلام نے ہاتھوں کے چلو کو پانی پینے کی قصد سے بھرا اور منہ کے قریب کیا پھر زمین پر گرایا اور تشنہ لب، مشک پر کرکے فرات سے باہر آئے ۔ واپسی پر دشمن نے ان پر حملہ کیا اور آپ نے نخلستان میں دشمن کا مقابلہ کیا اور خیموں کی جانب نکلے تو زید بن ورقاء جہنی نے کسی خرما کے اوٹ سے آکر آپ کے دائیں ہاتھ پر ایک ضربت ماری عباس علیہ السلام نے تلوار کو بائیں ہاتھ میں لیا اور دشمن سے جنگ جاری رکھا اسی اثناء میں ایک درخت کے اوٹ میں گھات لگائے حکیم بن طفیل طائی سنبسی نے آپ کے دوسرے ہاتھ پر وار کیا اور اس کے بعد عباسؑ کے سر پر گرز مارا اور آپ کو شہید کیا ۔

الخوارزمی، مقتل الحسین، ج ۲، ص ۳۴؛ المظفر، موسوعہ بطل العلقمی، ۱۴۲۹ق، ج ۳، ص ۱۷۴- ۱۷۸؛ الاردوبادی، موسوعہ العلامہ الاردوبادی، ۱۴۳۶ق، ج ۹، ص ۲۱۹-۲۲۰؛ خرمیان، ابوالفضل العباس، ۱۳۸۶ش، ص ۱۰۶- ۱۱۴؛ شیخ مفید، ترجمہ ارشاد، ۱۳۸۸ش، ج ۱، ص ۴۱۱-۴۱۲؛ مقرم، حادثہ کربلا در مقتل مقرم، ص ۲۶۲؛ ابن شہر آشوب، مناقب آل ابی طالب، ۱۳۷۶ق، ج ۳، ص ۲۵۶.

۞ اہل تشیع علماء کے نزدیک پانی کی بندش ۞

ممن صرح بأن المنع كان قبل ثلاثة أيام من مقتل الحسين (عليه السلام) من الشيخ المفيد في الإرشاد والفتال النيسابوري في روضة الواعظين والشيخ الطبرسي في كتابه إعلام الورى والسيد محمد بن أبي طالب في المناقب نقلاً عن العوالم ص 240.

ان شیعہ علماء کا تذکرہ جنہوں نے اپنی کتب میں یہ درج کیا کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت سے تین دن قبل پانی کو بند کر دیا گیا تھا۔ ان میں شیعہ عالم شیخ مفید الارشاد, ابن فتال نیشاپوری نے "روضۃ الواعظین" میں, شیخ طبرسی نے "اعلام الوریٰ" میں اور سید محمد بن ابی طالب نے "المناقب" میں درج کیا۔

روضة الواعظين ص 182.

الإرشاد ج 2/86.

إعلام الورى ج 1/452.

۞ سیدنا علی اصغر علیہ السلام کی شہادت از شیعہ علماء ۞

سیدہ زینب علیہا السلام بچہ کو لے کر بھائی کے پاس آئیں اور فرمایا کہ لشکر سے اس بچے کے لئے پانی طلب کریں اور امام علیہ السلام بچہ کو لشکر کے سامنے لے گئے اور فرمایا: (اے لشکر شام تم نے میرے اہل بیت اور پیروکاروں کو شہید کر دیا اب صرف یہی بچہ رہ گیا ہے جو پیاس کی وجہ سے بلک رہا ہے۔ اس کو پانی کا ایک قطرہ دے دیں) جب امام حسین علیہ السلام لشکر سے مخاطب تھے اسی وقت ایک مرد نے بچے کی جانب تیر پھینکا اور شہید کر دیا۔

ابن جوزی نے ہشام بن محمد کلبی سے روایت نقل کی ہے: ... اس وقت امام حسینؑ نے بچے کی طرف دیکھا جو کہ پیاس سے نڈھال ہو چکا تھا، بچے کو ہاتھوں میں لیا اور فرمایا: (اے قوم! اگر مجھ پر رحم نہیں کرتے تو اس بچے پر رحم کرو) اس وقت اہل کوفہ کے لشکر میں سے ایک مرد نے بچے کے گلے میں تیر مارا اور شہید کر دیا۔

اس واقعہ پر امام حسین علیہ السلام نے گریہ کرتے ہوئے فرمایا: «اللّٰھمّ احکم بیننا و بین قومٍ دعونا لینصرونا فقتلونا [پروردگارا! تو خود ہمارے اور اس قوم کے درمیان فیصلہ کر، جنھوں نے ہمیں دعوت دے کر بلایا تاکہ ہماری مدد کریں لیکن اب ہمیں قتل کر رہے ہیں۔ پھر امام حسین علیہ السلام نے اپنے فرزند کے گلے پر ہاتھ رکھا اور آپکا ہاتھ خون سے بھر گیا اور اس خون کو آسمان کی جانب پھینکا اور فرمایا "ہون علی ما نزل بی انہ بعین اللہ [جو چیز ان سب سختیوں اور مشکلوں کو میرے لئے آسان کرتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم سب اللہ کے محضر میں ہیں۔

الملھوف، ص ١٦٩.

ضروری وضاحت

ان دلائل و براہین سے یہ بات واضح ہو گئی کہ امام حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر پانی کو بند کیا گیا۔ اور جن روایات میں غازی عباس علمدار و سیدنا علی اکبر علیہما السلام کے پانی لانے کا ذکر ہے ان میں یہ بات بھی موجود ہے کہ پانی وافر مقدار میں نہیں لایا جا سکا کہ وہ باقی تین دن کفایت کرتا اس کے بر عکس امام حسین علیہ السلام اور آپ کے رفقاء کا بے آب ودانہ شہید کیا جانا مسلم الثبوت ہے اس موضوع پر ہم نے اس لیے قلم اٹھایا کہ کل کو کہیں یہ نا مشہور ہو جائے کہ امام حسین علیہ السلام شہید ہی نہیں ہوئے تھے وہ الگ بات ہے کہ کچھ احباب یہ منہ شگافیاں کرتے نظر آتے ہیں کہ امام اور ان کے رفقاء کو راستے میں ڈاکوؤں نے لوٹا اور قتل کر دیا۔ الامان و الحفیظ

باقی امید ہے کہ ان احباب کی تسلی ہو گئی ہو گی کہ ان مقدس ہستیوں پر پانی بند کیا گیا جو کہ وارثِ کوثر و جنت ہیں۔

از قلم : صدائے نجف

محمد سلیم الحسینی

۱۷ محرم الحرام ۱۴۴۵

4 اگست 2023